السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعلیم اور مطلوبہ واجبات کی ادائیگی پر ابھارنے اوران میں کسی طرح کی سستی نہ کرنے کی عادت ڈالنے کی غرض سے طالبات کو مارنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں لہذا استاد، استانی اور باپ ان تمام کا ذمہ ہے کہ وہ بچوں پر توجہ کریں اور جو بھی تادیب کا مستحق ہو اس کی تادیب کریں اگر وہ واجب کی ادائیگی میں کوتاہی کرے تاکہ وہ عمدہ اخلاق کا عادی ہو جائے اور وہ نیک عمل پر مضبوط ہو جائے یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ"[1]

"اپنے بچوں کو ساتویں سال میں نماز کا حکم دو۔ اور اس پر انھیں دس سال میں مارو پٹو اوران کے بستر الگ الگ کردو۔"

اور مذکر اور مونث اولاد جب دس سال کو پہنچ جائیں اور نماز میں کوتاہی کریں تو انھیں مارا جائے اور انھیں ادب سکھایا جائے تاکہ وہ نماز کی پابندی کریں اسی طرح تعلیم اور دیگر گھریلو فرائض میں بھی ایسا ہی ہو گا نیز گھر کے کاموں وغیرہ میں اور مذکروں اور مؤنثوں کے اولیاء کا فریضہ ہے کہ وہ ان کو ادب سکھانے اور انھیں مہذب بنانے کا اہتمام کریں لیکن پٹائی ہلکی ہونی چاہیے جس میں کوئی نقصان نہ ہو بلکہ صرف مقصد حاصل ہو جائے (سماحة الشیخ عبد العزیز بن باز رحمة اللہ علیہ)

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (495)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 667

محدث فتویٰ